

سلسلہ تعارف تفاسیر و مفسرین تحریر: الشیخ محمد بن حمود النجدی ترجمہ: حافظ ابوبکی نورپوری

تفسیر الزمخشری (۴۶۷.....۵۳۸ھ)

مفسر کا نام: ابوالقاسم محمود بن عمر بن محمد الخوارزمی، الکھمی، المعتزلی، لقب ”جار اللہ“ ہے۔

تفسیر کا نام: الکشاف عن حقائق التنزل و عیون الاقاویل فی وجوه التأویل.

عقیدہ: فقہ معتزلہ کے امام ہیں، اپنے مذہب کی خوب حمایت کرتے ہیں اور اس کی تائید میں دلیل و حجت کی جنتی بھی قوت و طاقت ان کے پاس ہوتی ہے، صرف کرتے ہیں۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

”صَالِحٌ لِّكُنْهٖ دَاعِيَةٌ اِلَى الْاِعْتِزَالِ اَجَارَنَا اللّٰهُ، فَكُنْ حَذِرًا مِّنْ كُشَافِهِ.

”وہ صالح آدمی ہیں لیکن معتزلی مذہب کے پر جوش داعی ہیں، اللہ ہمیں محفوظ رکھے، لہذا ان کی کتاب

”الکشاف“ سے بچ کر رہیں۔“ (المیزان ۷۸/۴)

ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ آیات سے اپنے باطل مذہب کی تائید حاصل کریں، اس کے خلاف آنے والی آیات کی تاویل کریں اور کفار کے بارے نازل ہونے والی آیات کو ان اہل السنۃ و الجماعہ پر چسپاں کریں، جن کو موصوف حشویۃ، مُجَبَّرۃ اور مُشَبَّہ کا نام دیتے ہیں۔

تفسیر، هذا کی عمومی خصوصیات: ان کی تفسیر جمال قرآن اور اس کے تحریر بلاغت کے بیان میں منفرد ہے، کیونکہ وہ لغت عرب سے واقفیت اور ان کے اشعار کی خوب معرفت رکھتے ہیں، لیکن وہ قرآنی آیات سے انداز بلاغت میں اپنے باطل معتزلی مذہب کے دلائل تراشتے ہیں، چنانچہ اس تفسیر سے پچنا ہی بہتر ہے، خاص طور پر اس کو، جو اس میدان میں نو وارد ہو۔

مسائل فقہیہ فقہی مسائل میں زیادہ تر تفصیل نہیں کرتے اور اپنے مذہب حنفی میں متعصب نہیں، بلکہ معتدل ہیں۔

لغت، نحو اور شعر: قرآن کریم میں معانی اور بیان کی جودولت بلاغت موجود ہے، اسے اہتمام سے بیان کرتے ہیں، لیکن جب ایسا لفظ آجائے، جو ان کے مذہب کے موافق نہ ہو، تو طاہری معنی کو ترک کرنے، لغت میں موجود کوئی دوسرا معنی دینے یا اسے مجاز، استعارہ اور تشبیل قرار دینے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔

اسرائیلی روایات میں آپ کا انداز: اسرائیلی روایات بہت کم بیان کرتے ہیں، ان کو ”ذوی“ کے لفظ سے ذکر کرتے ہیں یا آخر میں ”واللہ اعلم“ کہہ دیتے ہیں، لیکن انہوں نے ہر سورت کی تفسیر کے آخر میں اس کے فضائل میں ”موضوع“ (من گھڑت) احادیث بیان کی ہیں۔